سوال

(285) سخت گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سخت گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا حکم ہے۔ ٹھنڈے وقت سے کیا مراد ہے؟ مثلاً اگر نماز ظہر کا وقت ۲ بج کر ۱۰ منٹ پر شروع ہو رہا ہے اور ساڑھے بارہ بجے جماعت کا وقت ہے (عام دنوں کے مطابق) اگر اسے ٹھنڈے وقت پڑھیں تو کیا وقت ہونا چاہیے؟ وضاحت سے جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ظہر کا وقت آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر ایک مثل (ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جانے) تک ہے۔ دوپہر کا سایہ مثل میں داخل نہیں۔ ''صحیحین'' میں حدیث ہے:

'اِذَا اشْتَدَّ الحرَّ فَأَبرِدُوا بِالصَّلَاةِ' صحیح البخاری، بَابُ الاِبْرَادِ بِالظُّهرِ فِی شِدَّةِ الحرِّ، رقم: ۵۳۳، صحیح مسلم، بَابُ اسْتِحبَابِ الْاِبْرَادِ بِالظُّهرِ فِی شِدَّةِ الْحرِّ... الخ، رقم: ۶۱۵

''جب سخت گرمی ہو تو نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔''

ٹھنڈے وقت سے مراد یہ ہے، کہ شدت کی گرمی میں سورج ڈھلتے ہی فوراً نہ پڑھو۔ تھوڑی دیر کر لو۔ اس کا مفہوم قطعاً یہ نہیں کہ چار بجا دو۔ سنن ابی داؤد کی روایت میں موسم گرما اور سرما کے وقت کی یوں تصریح ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اندازہ موسمِ گرما میں تین قدم سے لے کر پانچ قدم تک تھا، اور جاڑوں کے موسم میں پانچ قدم سے لے کر سات قدم تک تھا۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے حدیث ہذا کو صحیح کہا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 283